تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند مرسل رواۃ کا تحقیقی مطالعہ

An introductory study of some Mursal (مرسِل) Narrators in Tafseer Ibn-i-abi Hathim

*ڈاکٹر شمس الحسین ظہیر
**شہلا شمس

Abstract

Imam Ibn-i-abi Hathim contributed a lot to Islamic libraries. He contributed his efforts toward many kinds of Islamic sciences, but his books which were compiled in the interpretation of the Holy Quran and criticism of the narrators of Ahadith have got special status amongst all. His tafseer which is known as a primary source for the Quranic sciences, wherein he focused to note a Hadith or an Asar attached with chain of narrators i.e. تفسیر بالماثور. This book contains on several kind of Ahadith including trustworthy and week، which is, furthermore, classified with many kinds of Za'eef Hadith. One of them is Mursal (مرسَل) which is introduced by the scholars as it is a kind of hadith wherein a Tabi'ee narrates from the Holy Prophet (S.A.W.W) directly and he doesn't mention name of the companion of the Holy Prophet (S.A.W.W) whose from he has taken the very Hadith he narrates. It is a collection of the said kind of Hadith, chosen form well-known tafseer of Imam Ibn-i-abi Hathim. It is described it in research manner, to make the upcoming research scholars and other readers know about the such specific kind of Hadith. We also have mentioned short biography of each narrator (راوی), along with an attachment of a simple of his narrations (روایت) at the end.

Key words: *Tafseer Imam Ibn-i-abi Hathim, Narrators, trustworthy, Mursal, Samples*

* چیئرپرسن، شعبہ علوم عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی
** ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علوم عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی

قرآن کریم تمام جن وانس کے لیے پوری رہ نمائی اور ایک مکمل ضابطۂ زندگی ہے کیونکہ یہ حیات دنیوی واخروی دونوں کا احاطہ کرتی ہے اور اس حیاتِ مستعار کا کوئی پہلو تشنہ از سیر ابی نہیں چھوڑتی۔ اور اسی کتاب کو سمجھنے لے لیے اِس کی تشریح و تفسیر کا اصل ماخذ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے وہ لمحات ہیں جن کو آپ ﷺ کے صحابہ نے پوری تندہی اور جامعیت کے ساتھ نقل فرمایا۔ اور کچھ کو اسلاف امت نے سیاق وسباق، لغت اور اشباہ ونظائر کا لحاظ کر کے سینہ بہ سینہ ایک دوسرے کو بیان کیا جو علماء کی اصطلاح میں تفسیر بالماثور باسند کہلایا۔

یہ ماثور تفسیر تحریری و تقریری شکل میں اسلافِ امت سے منقول ہوتی رہی اور الاسناد من الدین کے مسلم قاعدے کے مطابق روایت ودرایت کی کسوٹی پر پرکھی جانے لگی اور جہاں کہیں صلابت واصابت پائی گئی تو اُس کو سراہا گیا اور جہاں کہیں ضعف وسقم معلوم ہوئی تو اُس کی نشان دہی کر کے طلباءِ علم کو آگاہ کیا گیا کہ اُس سے کنارہ کش ہو کر اُس کو معمول بہا تصور نہ کریں ۔

اِن ہی بالماثور نوعِ تفسیر میں سے ایک امام ابنِ ابی حاتم کی مدون تفسیر ہے یہ حال ہی میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے جس میں اُس نے اپنی سند سے روایت کردہ اقوالِ مفسرین کو جمع کیا۔ اور اس میں مرفوع وموقوف احادیث، اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض ضعیف احادیث کو جمع کیا ہے۔ زیرِ بحث مقالہ میں تفسیر ابنِ ابی حاتم میں پائے جانے والے مذکورہ احادیث کی مرسل روایات اور اُن کی مرویات سے تحقیقی بحث کی جائے گی۔ تاکہ اِس تفسیر سے فائدہ اُٹھانے والوں کے سامنے اِس تفسیر کا یہ پہلو آشکارہ ہو جائے اور اِس اور اِس جیسے اسانید سے استدلال کرنے سے بچا جائے اور اِس میں موجود صحیح احادیث وآثار کو اپنے مستدل کے طور پر لے سکیں۔

یہ موضوع تین اہم مباحث پر مشتمل ہے؛ مبحثِ اول میں تفسیر ابنِ ابی حاتم کا مختصر تعارف، مبحثِ ثانی میں مرسَل کی تعریف جب کہ مبحثِ ثالث میں تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند مرسل روایات کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

مبحثِ اول: تفسیر ابنِ ابی حاتم کا مختصر تعارف

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوعِ انسان کے لیے ایک جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو سے بحث کرتی ہے ۔اس لیے اس کی تفسیر وتشریح کے لیے اصل ماخذ رسول

اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ تھیں اور اُن کے بعد صحابۂ کرام، تابعین واتباعِ تابعین نے اپنی بساطِ علم کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی اور اُن کے یہی فرامین سینہ بہ سینہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتی رہیں ۔ اور اس کے ساتھ بعض علماء اِن اقوال کو تحریری شکل میں محفوظ کرتے ہیں جن میں سے ایک امام ابنِ ابی حاتم کی تفسیر ہے جس میں اُس نے اپنی سند سے روایت کردہ اقوالِ مفسرین کو جمع کیا ۔ یہ تفسیر کی ماثور باسند تفسیر کی ایک قسم ہے اور اس میں مرفوع ومو قوف احادیث اور اقوال صحا بہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجو د ہیں۔یہ تفسیر مخطوط شکل میں محفوظ تھی اور حال ہی میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے۔

مبحثِ ثانی: مرسَل کی تعریف

مرسَل:

لغت میں اُرسَل سے اسم مفعول ہے، جس کے معنی آزاد چھوڑ دینے کے ہیں۔

اصطلاح میں مرسَل وہ حدیث ہے جس کی سند کا آخری حصہ تابعی 1 کے بعد بیان نہ کیا گیا ہو: هُوَ مَا سقط من آخِره مَن بعد التَّابِعِيّ وَصورته: أَن يَقُول التَّابِعِيّ، سَوَاء كَانَ كَبِيرا أو صَغِيرا قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، أَو فعل كَذَا، أَو فُعِل بِحَضْرَتِهِ كَذَا، أَو نَحْو ذَلِك [2]

"تابعی قال رسول الله **یا** فعلَ رسول الله كذا **کہے اور حدیث بیان کرے، خواہ وہ تابعی کبیر ہو یا صغیر۔"**

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں: وَصُورَتُهُ الَّتِي لَا خِلَافَ فِيهَا: حَدِيثُ التَّابِعِيِّ الْكَبِيرِ، الَّذِي لَقِيَ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ وَجَالَسَهُمْ، كَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، ثُمَّ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَمْثَالِهِمَا، إِذَا قَالَ: " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "3

اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: الْمُرْسَلَ مَا يُضِيفُهُ التَّابِعِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ خَصَّهُ بِالتَّابِعِيِّ الْكَبِيرِ.[4]

"تابعی" قال رسول الله **"کہے اور حدیث بیان کرے۔ بعض علماء نے اسے تابعی کبیر کے ساتھ خاص کیا ہے۔"**

مرسل کی مثال یہ حدیث ہے: وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،«أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ»،" وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ "5

اس روایت میں سعید بن المسیب نے صحابی حذف کر دیا ہے اور براہ راست رسول اکرم ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کی ہے، لہٰذا یہ روایت مرسل ہوئی۔

مبحثِ ثانی: تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند مرسل روایات کا تحقیقی مطالعہ

ابنِ جریج:

امام حافظ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، ابو ولید، ابو خالد، اموی۔ ابن جریج سے معروف تھے۔ اصل رومی تھے۔ مکہ کے فقیہ، حافظ اور ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس اور ارسال کیا کرتا تھا۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ذوالحجہ ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ کو وفات پائی۔[6]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[1]۵۱ – حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّه بْن حَاتِمٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهَا عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ: الم هِيَ فَوَاتِحُ يَفْتَتِحُ اللَّهُ بِهَا الْقُرْآنَ.[7]

ابنِ سابط:

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سابط بن ابو حمیضہ بن عمرو بن اھیب بن حذافہ بن جمحي، مکی۔ ثقہ راوی ہیں لیکن ارسال کیا کرتا تھا۔ 118ھ کو وفات پائی۔[8]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[2]244 – حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ثنا أَبُو أُسَامَةَ،عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ،عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ الْحِجَارَةَ الَّتِي سَمَّاهَا اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ حِجَارَةٌ مِنْ كِبْرِيتٍ خَلَقَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ كَيْفَ يَشَاءُ .[9]

ابنِ تعقاع:

عمارہ بن قعقاع بن شبر مہ ضبي ، کوفي۔ابو زرعہ بن عمرو بن جریر اور عبدالرحمن بن ابی نعیم بجلی کے شاگرد رہے۔اعمش اور فضیل بن غزوان آپ کے شاگرد رہے ہیں۔ابنِ معین اور امام نسائی نے ثقہ اور ابو حاتم نے صالح الحدیث قرار دیا ہے۔ابن حبان نے الثقات میں بھی ان کی توثیق کی ہے لیکن ابنِ مسعود سے ارسال کیا ہے۔200ھ سے قبل وفات پائی۔[10]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[3]413 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ثنا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ- يَعْنِي ابْنَ الْقَعْقَاعِ- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ- يَعْنِي ابْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ- قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ كُتِبَ: أَنَا التَّوَّابُ أَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ.[11]

ابوالعالیہ:

رفیع بن مہران، ریاحی، ابوالعالیہ سے معروف تھے۔۔بصرہ والوں کے غلام تھے۔ثقہ راوی ہیں لیکن ارسال کیا کرتا تھا۔ابوزرعہ، ابو حاتم اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔دور جاہلیت میں وقت گزاری رسول ﷺ کے وفات کے بعد اسلام قبول کیا۔عجلی نے کبار تابعین میں شمار کیا تھا۔سنِ وفات میں اختلاف تھا ۹۰ھ، ۹۳ھ، ۱۰۶ھ اور ۱۱۱ھ لیکن راجح قول ۹۳ھ کو وفات پائی۔[12]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[4]٥٥ -- حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابى الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا حُرَيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرحم ابْنَ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:الرَّيْبُ- يَعْنِي الشَّكَّ- مِنَ الْكُفْرِ. قَالَ ابو مُحَمَّدٍ: وَلا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْحَرْفِ اخْتِلافًا بَيْنَ الْمُفَسِّرِينَ مِنْهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَابو مَالِكٍ، وَنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَابى الْعَالِيَةِ وَالرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ، وَقَتَادَةُ، وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ، وَالسُّدِّيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أبي خالد[13]

حسن:

حسن بن ابو حسن، بصری۔ والد کا نام یسار ہے۔ مشہور ثقہ فقیہ راوی ہے، کثرت سے ارسال وتدلیس کرتا ہے۔امام بزار نے کہا کہ آپ نے ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں مگر انہوں نے اس سے سماع نہیں کیا پس وسعت سے کام لیتے ہوئے "حدثنا وخطبنا" کہتے ہیں۔۱۱۰ھ میں ۹۰ برس کی عمر پا کر وفات پائی۔[14]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[5]461 حدثنا عصام بن رواد ثنا آدم ثنا مبارك بن فضالة عن الحسن في قوله : واقيموا الصلاة قال : فريضة واجبة لا تنفع الاعمال الا بها وبالزكاة.[15]

حبیب بن ابو ثابت:

حبیب بن ابو ثابت، ابو یحییٰ، قرشی، اسدی تھے۔ باپ کا نام قیس بن ہند تھے۔ کوفی۔ فقیہ اور ثقہ راوی ہیں لیکن ارسال وتدلیس کیا کرتا تھا۔ 119ھ کو وفات پائی۔[16]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[6]591 حدثنا أبو سعيد الاشج ثنا وكيع ثنا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن إبراهيم بن سعد بن أبي وقاص عن سعد بن مالك واسامة بن زيد وخزيمة بن ثابت قالوا : قال رسول الله – (صلى الله عليه وسلم)–: الطاعون رجز عذاب،عذب به قوم من قبلهم وروى عن سعيد بن جبير نحو ما روي عن النبي–(صلى الله عليه وسلم) [17]

خالد الحذاء:

خالد بن مہران الحذاء، ابو منازل، بصری۔ قریش کے غلام تھے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن کبھی کبھار ارسال کیا کرتے تھے۔ ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ کو وفات پائی۔[18]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[7]۵۲ - حَدَّثَنَا ابو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ: الم قَسَمٌ.[19]

سعید المقبری:

سعید بن ابو سعید کیسان مقبری، ابو سعد، مدنی۔ ثقہ راوی ہیں لیکن موت سے چار سال قبل اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا، (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) اور (سیدہ) اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی حدیث مرسل ہوتی ہے۔ ۲۰ اھ سے پہلے یا اس کے بعد وفات پائی۔[20]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں:

[8]۹۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثنا ابو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ بِالْكُفْرِ.[21]

عطاء ابن ابی رباح:

اصل نام ابی رباح اسلم قرشی ہے۔ عطاء ابن ابی رباح سے معروف تھے۔ ابو محمد مکی کے غلام تھے۔ ثقہ، فقیہ اور فاضل راوی ہیں لیکن ارسال کیا کرتا تھا۔ ۱۱۴ھ کو وفات پائی۔[22]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[9]۵۵ -- حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابى الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا حُرَيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرحم ابْنَ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:الرَّيْبُ- يَعْنِي الشَّكَّ- مِنَ الْكُفْرِ. قَالَ ابو مُحَمَّدٍ: وَلا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْحَرْفِ اخْتِلافًا بَيْنَ الْمُفَسِّرِينَ مِنْهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَابو مَالِكٍ، وَنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، وَابى الْعَالِيَةِ وَالرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ، وَقَتَادَةُ، وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ، وَالسُّدِّيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أبي خالد[23]

عطاء الخراسانی:

عطاء بن ابو مسلم، ابو عثمان خراسانی، ابو ایوب، ابو محمد، ابو صالح، بلخی۔ باپ کا نام عبداللہ لیکن میسرۃ سے معروف تھا۔ شام میں سکونت اختیار کی۔ امام عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے لیکن ارسال اور تدلیس کیا کرتا تھا۔ ۱۳۵ھ کو وفات پائی۔[24]

امام ابنِ ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[10]۱۶۰ - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ الرَّوَّادِ، ثنا آدَمُ، ثنا ابو شَيْبَةَ- يَعْنِي شُعَيْبَ- بْنَ رُزَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، فِي قَوْلِهِ: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا قال: هذا مثل المنافق يُبْصِرُ أَحْيَانًا ثُمَّ يُدْرِكُهُ عَمَى الْقَلْبِ. وَرُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالسُّدِّيِّ وَالرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ نَحْوُ قَوْلِ عَطَاءٍ- -الْخُرَاسَانِيِّ.[25]

علی بن ابو طلحہ:

اصل نام سالم بن مخارق ہاشمی، علی بن ابو طلحہ سے معروف تھی، ابو حسن۔ بنو عباس کے غلام تھے۔ اصل جزیرہ کے رہنے والے تھے پھر حمص منتقل ہوئی اور وہاں سکونت اختیار کی۔ عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے لیکن بعض اوقات غلطی

کر جاتا ہے۔اور (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے ارسال کیا ہے اور انہیں دیکھا نہیں۔۱۴۳ھ کو وفات پائی۔[26]

امام ابن ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں۔

[11]۱۴۹ - حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ،حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ،عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ،عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:يَعْمَهُونَ قَالَ:يَتَمَادَوْنَ.وَكَذَافَسَّرَهُ،السُّدِّيُّ،وَخَالَفَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا: يَتَرَدَّدُونَ. [27]

علی بن مبارک:

علی بن مبارک، ہنائی، بصری۔ ثقہ راوی ہیں۔ ابن حبان الثقات میں ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔اس کے پاس یحییٰ بن ابو کثیر سے دو کتابیں تھیں ان میں سے ایک کا سماع اور دوسرے کا ارسال ہے لہٰذا اس سے کوفیوں کی حدیث میں کچھ کلام ہے۔۲۰۰ھ سے پہلے وفات پائی۔[28]

امام ابن ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[12]۱۰۷ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ ثنا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ يُخَادِعُونَ اللَّهَ قَالَ: يُظْهِرُونَ لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، يُرِيدُونَ أَنْ يُحَرِّزُوا بِذَلِكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، وَفِي أَنْفُسِهِمْ غَيْرُ ذَلِكَ.[29]

شہر بن حوشب:

شہر بن حوشب اشعری، شامی، ابو سعید، اسماء بنت یزید بن سکن کے غلام تھے۔ سچے راوی ہیں لیکن کثرت سے ارسال کیا کرتے تھے اور وہم کے شکار ہو گئے تھے۔ ۱۱۲ھ کو وفات پائی۔[30]

امام ابن ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[13]۱۹۱ – حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَابو الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لِسُلَيْمَانَ– قَالا: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْبَرْقِ، فَقَالَ: اصْطِفَقُ الْبَرَدِ.[31]

مصعب بن سعد:

مصعب بن سعد بن ابو وقاص، ابو زرارۃ، زہری، مدنی۔ ثقہ راوی ہیں لیکن عکرمہ بن ابو جہل سے ارسال کیا کرتا تھا۔ 103ھ کو وفات پائی۔[32]

امام ابن ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[14]282 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ: يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا يَعْنِي الْخَوَارِجَ.[33]

میمون بن مہران:

پورا نام میمون بن مہران الجزری، امام، الحجۃ اور عالم الجزیرہ کے ناموں سے جانے جاتے تھے۔ ثقہ اور فقیہ راوی ہے لیکن ارسال کیا کرتا تھا۔ آپ نے (سیدنا) عائشہؓ، (سیدنا) ابوہریرۃؓ اور (سیدنا) ابن عباسؓ سے روایات نقل کی ہیں، عمرو، ابو بشر جعفر حمید الطویل نے ان سے روایات نقل کئے ہیں۔ 40ھ میں یعنی (سیدنا) علیؓ موت کے سال پیدا ہوئے تھے اور 117ھ کو وفات پائی۔[34]

امام ابن ابی حاتم ان سے روایت کچھ یوں کرتے ہیں؛

[15]345 حَدَّثَنَا أَبِي ثنا ابْنُ نُفَيْلٍ ثنا النَّضْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ عَنْ سُبْحَانَ اللَّهِ. فَقَالَ: اسْمٌ يُعَظَّمُ اللَّهُ بِهِ وَيُحَاشَى بِهِ مِنَ السُّوءِ.[35]

نتائجِ تحقیق:

ہماری اس تحقیق کے دوران جو نتائج حاصل ہوئے اُن کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ آپ کی یہ تفسیر، تفسیر بالماثور کی ایک مصدر ہے۔

۲۔ آپ رحمہ اللہ نے تفسیری اقوال جس طرح ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں اس طرح اُن کی اسناد میں مرسَل رُواۃ بھی پائے جاتے ہیں۔

۳۔ البتہ موضوعِ رُواۃ کی طرف تفسیر میں التفات بہت کم کیا۔

۴۔ تفسیری عقود حل کرنے کے علاوہ آپ رحمہ اللہ نے گاہے بگاہے فقہی مسائل کو بھی چھیڑا ہے۔

۵۔ کبھی کبھار آپ ایک قول کو نقل کرنے کے لیے اسانید کا انبار لگا دیتے ہیں جو آپ کے علم و اتقان کی ثبوت ہے۔

۔ عام محدثین کی طرح کبھی کبھی لفظِ: بہ پر اکتفا کرتے ہیں اور پچھلی سند سے کوئی دوسرا قول نقل کرتے ہیں۔

۷۔ کبھی کبھی مجاہیل رُواۃ سے بھی تفسیری اقوال نقل کرتے ہیں۔

۸۔ کبھی کبھی مرسِل روایات سے بھی تفسیری اقوال نقل کرتے ہیں۔

خلاصۂ تحقیق:

میرا یہ تحقیق تین اہم مباحث پر مشتمل ہیں۔ مبحثِ اول میں تفسیر ابنِ ابی حاتم کا مختصر تعارف اور مبحثِ ثانی میں مرسَل کی تعریف جب کہ مبحثِ ثالث میں آپ کی تفسیر سے اُن رواۃ کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے جنہوں نے ارسال سے کام لیا ہے اور اتصالِ حدیث کو ارادی یا غیر ارادی طور نظر انداز کیا ہے اور تفسیر سے مذکورہ روایت کا ایک ایک مثال بھی نقل کیا ہے۔

References

[1] تابعی کے لفظی معنی پیروکار اور چاکر کے ہیں۔اصطلاح میں اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بحالت ایمان دیکھا ہو۔[عرفة أنواع علوم الحديث، المعروف بمقدمة ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، أبو عمرو، تقي الدين المعروف ابن الصلاح، ت: نور الدين عتر، دار الفكر، شام، دار الفكر المعاصر، بيروت، 1406ھ، ص51تا52، نوع:9]

[2] [شرح نخبة الفكر في مصطلحات أهل الأثر، علي بن محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري، ت: شيخ عبد الفتاح أبو غدة، حققه وعلق عليه: محمد نزار تميم وهيثم نزار تميم، دار الأرقم، لبنان، بيروت، بدون تاريخ طبع وتاريخ، ص400]

[3] [مقدمة ابن الصلاح، ت: نور الدين عتر، ص51]

[4] [فتح الباري شرح صحيح البخاري، ابن حجر العسقلاني، دار المعرفة، بيروت، 1379ھ، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، محب الدين الخطيب، عبد العزيز بن عبد الله بن باز، بدون تاريخ نشر وطبع، ج9، ص60؛ ج12، ص40]

[5] [صحيح مسلم، ابو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، مطبعة عيسى بابي الحلبي، 1374ھ، كتاب البيوع(21)، باب التحريم بيع الرطب بالتمر(14) حديث:1539]

[6] [تذكرة الحفاظ، امام ذهبي، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، ط1، 1419ھ، ج1، ص127تا128، ترجمہ:164؛ تهذيب التهذيب، ابن حجر العسقلاني، مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند، ط1، 1326ھ، ج٦، ص٤٠٢تا٤٠٦، ترجمہ:٧٥٨]

[7] [تفسير القرآن العظيم، ابن أبي حاتم، ت: اسعد محمد الطيب، مكتبة نزار مصطفى الباز، المملكة العربية السعودية، ط3، 1419ھ، ج1، ص33]

[8] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال، يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، جمال الدين ابن زكي أبو محمد القضاعي، مزي، ت: ڈاکٹر بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة، بيروت، ط1، 1400ھ، ج17، ص123، ترجمہ:3822؛ تقريب، التهذيب، ابن حجر العسقلاني، ت: محمد عوامة، دار الرشيد، شام، ط1، 1406ھ، ج1، ص340، ترجمہ:3867]

[9] [تفسير ابن ابي حاتم، ج1، ص64]

[10] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج21، ص262، ترجمہ:4196؛ تهذيب التهذيب، ج7، ص424، 423، ترجمہ:690؛ تقريب التهذيب، ج1، ص409، ترجمہ:4859]

[11] [تفسير ابن ابي حاتم، ج1، ص92]

[12] [سير أعلام النبلاء، امام ذهبي، ت: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط، تقديم: بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة، ط3، 1405ھ، ج4، ص207، ترجمہ:85؛ تهذيب التهذيب، ج٣، ص٢٨٤تا٢٨٦، ترجمہ:٥٣٩]

[13] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص34]

[14] [الجرح والتعدیل، ابن أبي حاتم، طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، حیدر آباد الدکن، ھند، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، ط1271، 1ھ، ج3، ص40، ترجمہ: 177 تقریب تہذیب، ج1، ص160، ترجمہ: 1227]

[15] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص120]

[16] [سیر أعلام النبلاء، ج9، ص345تا348، ترجمہ: 137؛ تقریب التھذیب، ج1، ص150، ترجمہ: 1084]

[17] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص99]

[18] [تہذیب التہذیب، ج3، ص120تا122، ترجمہ: 224؛ تقریب التہذیب، ج1، س191، ترجمہ: 1680]

[19] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص33]

[20] [تہذیب التہذیب، ج4، ص76، ترجمہ: 132؛ تقریب التہذیب، ج1، ص236، ترجمہ: 2321]

[21] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص41]

[22] [الجرح والتعدیل، ج6، ص330، ترجمہ: 1839؛ تقریب التہذیب، ج1، ص391، ترجمہ: 4591]

[23] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص34]

[24] [الجرح والتعدیل، ج1، ص148، ترجمہ: 57؛ تہذیب التہذیب، ج7، ص212تا215، ترجمہ: 395]

[25] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص50]

[26] [تہذیب التہذیب ج7، ص339تا341، ترجمہ: 567؛ تقریب التہذیب، ج1، ص402، ترجمہ: 4754]

[27] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص42]

[28] [معرفة الثقات من رجال أہل العلم والحدیث ومن الضعفاء وذکر مذاہبہم وأخبارہم، ابوالحسن أحمد بن عبداللہ بن صالح العجلی، ت: عبدالعلیم عبد العظیم البستوی، مکتبة الدار، مدینہ منورة، السعودیة، ط1، 1405ھ، ج2، ص137، ترجمہ: 1246؛ تہذیب التہذیب، ج7، ص375تا376، ترجمہ: 609؛ تقریب التہذیب، ج1، ص404، ترجمہ: 4787]

[29] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص49]

[30] [لسان المیزان، ج7، ص244، ترجمہ: 3302؛ تقریب التہذیب، ج1، ص269، ترجمہ: 2830]

[31] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص55]

[32] [تہذیب التہذیب، ج10، ص160، ترجمہ: 304؛ تقریب التہذیب، ج1، ص533، ترجمہ: 6688]

[33] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص70]

[34] [سیر اعلام النبلاء، ج5، ص76، 77، 78، ترجمہ: 28؛ تہذیب التہذیب، ج10، ص390تا392، ترجمہ: 703]

[35] [تفسیر ابن أبي حاتم، ج1، ص81]